

من عرف نفسه فقد عرف ربه  
جس نے اپنے آپ کو پہچانا، اس  
نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔

یہ اپنی ذات سے آگاہی ہے۔

غفلت و بے پروائی یہ ہے کہ اپنے آپ کو بالکل بے وجود اور نیست سمجھے۔ اس کا نتیجہ بھی خدا کو وجود حقیقی ماننے کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ گویا اپنی ذات کے متعلق آگاہی اور غفلت دونوں صورتیں اختیار کرنا انسان کو اس منزل پر پہنچا دیتا ہے کہ اس کے نزدیک خدا کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔ مولانا طباطبائی کیا خوب فرماتے ہیں:

”اس شعر کی تعریف کے لیے الفاظ نہیں ملتے۔ حق یہ ہے کہ مشائخ طریقت جن کا کلام ترجمان حقیقت ہوا کرتا ہے ان کے دیوان بھی آج اس شعر کی نظیر سے خالی ہیں۔“

۶۔ لغات - برق خرام : بجلی کی طرح تیز رفتار۔

شرح : ہم نے مانا کہ عمر بجلی کی طرح تیز رفتار ہے یعنی ادھر آئی اور ادھر گئی، چمکی اور ناپید ہو گئی۔ گویا فرصت اتنی کم ہے کہ کوئی خاص کام انجام نہیں دیا جاسکتا۔ چلو اور کچھ نہیں ہو سکتا تو اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر دل ہی کو خون کر لینا چاہیے۔

اکثر لوگ اس دہم میں مبتلا رہتے ہیں کہ عمر کی مہلت بے حد قلیل ہے، کریں تو کیا کریں۔ مرزا فرماتے ہیں کہ اگر اس فرصت کو چشمک برق بھی تصور کر لیا جائے تو مضائقہ نہیں، مگر کچھ کرنے سے باز نہ رہنا چاہیے۔ مرزا کے نزدیک سب سے اہم اور ضروری کام یہ ہے کہ دل کو خون کر لیا جائے۔ یقیناً یہی زندگی کا زیبا ترین کام ہے۔ دل کے خون کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ وجود حقیقی سے سچا عشق پیدا کیا جائے۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں: ”وجہ مناسبت یہ کہ برق بھی تو خونِ رگ ہے۔“